کا معاملہ تھا۔اب بھی ایک مضبوط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔اپوزیشن کی تمام جماعتیں اگر منظّم حکمت عملی کے ساتھ حکومت پر دباؤ ڈالیں تو ڈنمارک، ناروے اور دیگر گستاخ یورپی ممالک کا اقتصادی گھیراؤ کر کے انہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔یورپ کے حکمرانوں نے تو واضح منصوبہ بنایا ہے کہ:

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

اور امتِ مسلمہ نے بہرصورت یہ باور کرانا ہے کہ:

''آبروئے ما زِ نامِ مصطفیٰ است''

حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی رحمہ اللہ کا سانحۂ ارتحال

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند و جانشین اور جمعیت علماء ہند کے امیر حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی ۶رفروری ۲۰۰۶ء پیر کی شام نئی دہلی کے اپالو ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔وہ ۱۹۲۸ء میں اس گھر میں پیدا ہوئے جہاں ابتدائی قاعدے سے لے کر قرآن و حدیث کی مکمل تعلیم کا انتظام موجود تھا۔حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کا گھر اور دارالعلوم دیوبند کی علمی و روحانی فضا مولانا اسعد مدنی کی تعلیم و تربیت کے لیے بہت بڑی نعمت تھی۔انہوں نے تحصیل علم کے بعد اپنی تمام صلاحیتیں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے وقف کر دیں۔اس وقت ہندوستان میں ہزاروں دینی مدارس، سکول اور دیگر ادارے اُن کی نگرانی و سرپرستی میں کام کر رہے تھے۔انہوں نے مسلمانوں کی معیشت مستحکم کرنے کے لیے نجی سطح پر غیر سودی بینک قائم کر کے کامیابی سے چلایا۔تین بار قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور مسلم پرسنل لاء منظور کرایا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے مولانا مرحوم کے فرزند مولانا محمود مدنی سے فون پر تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سید محمد اسعد مدنی صرف بھارت ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی آنکھوں کا تارا تھے۔وہ عظیم باپ کے صحیح جانشین تھے۔انہوں نے بھارت میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے شاندار خدمات انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے۔حضرت کے تمام لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔(آمین)۔مجلس احرار اسلام پاکستان کے تمام اراکین اظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور اس صدمے میں برابر کے شریک ہیں۔